PRESS RELEASE

For immediate release
June 24, 2023

SECP's Symposium on Corporate Supervision concludes

ISLAMABAD, June 24: The honorable Chief Justice of Pakistan, Mr Umar Ata Bandial said that the law should support and encourage private businesses that will automatically translate into economic growth. Justice Bandial was delivering his keynote address at the SECP's Symposium on Corporate Supervision and Regulatory Actions – Challenges and Reforms.

The second day of the Symposium was dedicated to stakeholder consultation to suggest way forward with respect to issues relating to company court rules, mergers, liquidations, RegTech, Suptech, Digitisation, and the adoption of Alternate Dispute Resolution (ADR).

Chief Justice of Pakistan, Mr Umar Ata Bandial said "We need to provide certainty, fair taxation, & transparent regulation for business growth". Justice Bandial noted that SECP's primary responsibility is to protect minority shareholders & small investors. Good business requires transparent regulation and timely and fair disclosure of information. Justice Bandial extended support for any statutory amendments in this regard.

The Chief Justice said that the court system is overworked. The regulators can help reduce the burden on courts by playing their due role in settling corporate disputes via ADR. He concurred with the proposed amendment to the SECP Act for constituting Corporate tribunals.

The symposium resumed with a round of discussions on "Application of the Companies (Court) Rules 1997 – Issues, Challenges and Reforms with Especial Reference to Insolvency and Liquidation.

The formal discussion kicked off with Hon'ble Chief Justice Tassaduq Hussain Jillani posing queries in front of the panellists and Hon'ble Justices Junaid Ghaffar, Abdullah Baloch, Jawad Hassan, Syed Muhammad Attique Shah, and Rozi Khan Berrech as chairs.

The final round of discussion was on "Role of ADR in resolving Corporate Disputes", under the chairman ship of Chief Justice Umar Ata Bandial. During deliberations, honourable Justice Yousaf Ali Sayeed said that the countries where mediation has become popular and shown results, also saw statutory restrictions to send the disputes to mediators before litigation.

Justice Mian Gul Aurangzeb said that Islamabad has the requisite foundation for mediation. “Young barristers and lawyers, well-versed in mediation are waiting for cases to be referred to them”, he said adding that we in the court system should promote that.

Advocate Khozem Haidermota made a presentation on RegTech (Regulatory Technology) and its subsidiary SupTech (Supervision Technology). He explained to the audiences that this is a process which ensures zero human interference and runs AI (Artifical Intelligence). He pointed out examples from all over the world where this mode of operation is either fully operational or in-progress. In Pakistan’s case, he highlighted lack of cloud space to run such a system. He also highlighted bottlenecks in the overall process of technical adaptability, including the absence of a liability law for AI. He also highlighted data protection bill that lacks in certain areas, including storage of data, cross-border transfer of critical data, and the requirement of keeping certain data components within Pakistan.

Saima Kamila, Chief Legal Officer Jazz proposed a light touch regulatory approach to accelerate tech ecosystem in Pakistan. Ms. Saima Kamil from Jazz shared her ideas on the topic and said that while the issue of unavailability of cloud space is significant, we also need to seriously consider data sovereignty. “While we can consider the option of cross border availability of cloud, we need to think about our own capabilities in the long run as well”, she said.

Sidney Custodio Pereira, SECP Registrar, made a presentation shedding light on significant amendments to the Companies Act, 2017. Among the notable suggestions were the removal of the requirement of an AGM before issuing financial statements, the omission of the statutory meeting requirement, verification of company addresses, new provisions for Easy Exit, and startups being allowed to file summary statements.

The second round of discussions sprang from the first round, and revolved around “Managing Mergers and Amalgamations”. The floor was opened for the panelists, where Advocate Qamar Afzal pointed out that Pakistan still does not have a bankruptcy law, which in itself is a huge deterrent to mergers and amalgamations. He gave the example of a case in this category that began in 1984 and finally got resolved in 2023. Another speaker said that we do indeed have a bankruptcy law but it is so old that everyone has forgotten about it.

In the end, Justice Tassaduq Hussain Jillani gave a concluding statement. “We have had a very useful two-day symposium where several issues pertaining to corporate was discussed and candid comments were made by the lawyers and other participants”, he said. He also thanked SECP for organizing the symposium and thanked the attendees for taking time out to participate.

کارپوریٹ سپرویژن اور ریگولیٹری ایکشن پر ایس ای سی پی کا مشاورتی سمپوزیم

اسلام آباد، 24 جون: چیف جسٹس آف پاکستان جناب عمر عطا بندیال نے کہا ہے کہ کسی بھی قانون یا لیگل سسٹم کا بنیادی مقصد نجی کاروباری شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اسے تحفظ فراہم کرنا ہے تاکہ اچھے کاروباری ماحول میں معاشی ترقی اور عوام کو روزگار کے مواقع میسر آئیں۔ جسٹس جناب بندیال ایس ای سی پی کارپوریٹ سپرویژن اینڈ ریگولیٹری ایکشنز پر منعقد دو روزہ سمپوزیم کے اختتامی سیشن میں اظہار خیال کر رہے تھے۔

سمپوزیم کے دوسرے دن کمپنی کورٹ کے قوانین، انضمام، لیکویڈیشن، کاروباری تنازعات کے حل کے متبادل طریق کار کو فروغ دینے اور دیگر قانونی معاملات پر اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی گئی۔ اس موقع پر چیف جسٹس آف پاکستان، مسٹر عمر عطا بندیال نے کہا کہ "ہمیں کاروبار کی ترقی کے لیے استحکام، پالیسیوں میں تسلسل اور منصفانہ ٹیکس کا نظام فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک بہترین کاروباری ماحول کے لئے ضروری ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈروں کو برابر مواقع دستیاب ہوں اور اس حوالے سے ضروری معلومات تک رسائی یکساں دستیاب ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایس ای سی پی کی بنیادی ذمہ داری کاروبار کے اقلیتی شیئر ہولڈرز اور چھوٹے سرمایہ کاروں کا تحفظ ہے۔ اچھے کاروبار کے لیے شفاف ضابطے اور معلومات کے بروقت اور منصفانہ انکشاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسٹس بندیال نے کہا کہ عدالتی نظام پر کافی بوجھ ہے اور اس سلسلے میں ریگولیٹری ادارے کاروباری تنازعات کے حل میں متبادل طریق کار کو اپناتے ہوئے اپنا کردار ادا کر کے عدالتی نظام پر بوجھ کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ایس ای سی پی کارپوریٹ ٹربیونلز کی تشکیل کے لیے ایس ای سی پی کے قانون میں ترمیم سے اتفاق کیا۔

سمپوزیم کا آغاز میں "کمپنیوں کے اطلاق (عدالتی) قواعد 1997 - مسائل، چیلنجز اور اصلاحات خاص طور پر کمپنیوں کی لیکویڈیشن کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ سابق چیف جسٹس تصدق حسین جیلانی نے ماہرین کے سامنے کچھ سوالات رکھے جس میں شرکاء نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ جسٹس جنید غفار، عبداللہ بلوچ، جواد حسن، سید محمد عتیق شاہ اور جسٹس روزی خان بریچ نے بحث میں حصہ لیا۔

چیف جسٹس عمر عطا بندیال کی سربراہی میں "کارپوریٹ تنازعات کے حل میں ADR کا کردار" پر تھا۔ بحث کے دوران جسٹس سندھ ہائی کورٹ جناب یوسف علی سعید نے کہا کہ جن ممالک میں ثالثی مقبول ہو چکی ہے اور اس نے نتائج دکھائے ہیں، وہاں قانونی پابندیاں بھی دیکھی گئی ہیں کہ قانونی چارہ جوئی سے پہلے تنازعات کو ثالثوں کو بھیج دیا جائے۔ جسٹس میاں گل اورنگزیب نے کہا کہ اسلام آباد میں ثالثی کے لیے مطلوبہ بنیاد موجود ہے۔ "نوجوان بیرسٹر اور وکلاء، جو ثالثی میں مہارت رکھتے ہیں، مقدمات کے حوالے کرنے کے منتظر ہیں"، انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں عدالتی نظام میں اس کو فروغ دینا چاہیے۔

پہلے سیشن میں ایڈووکیٹ خوزم حیدر موٹا نے ریگولیٹری ٹیکنالوجی اور اس کے ذیلی ادارے سپرویژن ٹیکنالوجی پر ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے سامعین کو بتایا کہ یہ دنیا میں اب ریگولیٹری ٹیک کا استعمال ہو رہا ہے جو کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ انسانی مداخلت کو بھی یقینی بناتا ہے۔ پاکستان میں اس نظام کو چلانے کے لیے کلاؤڈ اسپیس کی کمی کو بھی اجاگر کیا اور تکنیکی موافقت کے مجموعی عمل میں درپیش رکاوٹوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے ڈیٹا پروٹیکشن بل پر بھی روشنی ڈالی جس میں بعض شعبوں میں کمی ہے، بشمول ڈیٹا کا ذخیرہ، اہم ڈیٹا کی سرحد پار منتقلی، اور ڈیٹا کے بعض اجزاء کو پاکستان کے اندر رکھنے کی ضرورت۔

صائمہ کمیلہ، چیف لیگل آفیسر جاز نے پاکستان میں ٹیک ایکو سسٹم کو تیز کرنے کے لیے ہلکے ٹچ ریگولیٹری اپروچ کی تجویز پیش کی۔ Jazz سے محترمہ صائمہ کامل نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ جہاں کلاؤڈ اسپیس کی عدم دستیابی کا مسئلہ اہم ہے، ہمیں ڈیٹا کی خود مختاری پر بھی سنجیدگی

سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "جب کہ ہم کلاؤڈ کی سرحد پار دستیابی کے آپشن پر غور کر سکتے ہیں، ہمیں طویل مدت میں اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔" ایڈووکیٹ مبارز صدیقی نے ٹیکنالوجی کے علاوہ قانونی ڈیزائن سے فائدہ اٹھانے اور طریقہ کار اور پالیسی ڈیزائن کے لیے ایک ہمدردانہ نقطہ نظر کا مشورہ دیا۔

بات چیت کے دوسرے دور میں "انضمام اور انضمام کا انتظام" کے گرد گھومتا رہا۔ پینلسٹس کے لیے فلور کھول دیا گیا، جہاں ایڈووکیٹ قمر افضل نے نشاندہی کی کہ پاکستان میں اب بھی دیوالیہ پن کا قانون موجود نہیں ہے، جو بذات خود انضمام اور انضمام کے لیے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے اس زمرے میں ایک کیس کی مثال دی جو 1984 میں شروع ہوا اور بالآخر 2023 میں حل ہو گیا۔

ایس ای سی پی کے رجسٹرار، سڈنی کسٹوڈیو پیرا نے کمپنیز ایکٹ 2017 میں اہم ترامیم پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پریزنٹیشن دی۔ قابل ذکر تجاویز میں مالیاتی گوشوارے جاری کرنے سے پہلے AGM کی ضرورت کو ختم کرنا، قانونی میٹنگ کی ضرورت کو چھوڑنا، اس کی تصدیق کمپنی کے پتے، ایزی ایگزٹ کے لیے نئی شرائط، اور سٹارٹ اپس کو سمری سٹیٹمنٹ فائل کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

آخر میں جسٹس تصدق حسین جیلانی نے اختتامی بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس ایک بہت ہی مفید دو روزہ سمپوزیم رہا جس میں کارپوریٹ سے متعلق کئی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور وکلاء اور دیگر شرکاء کی جانب سے واضح تبصرے کیے گئے"، انہوں نے کہا۔ انہوں نے سمپوزیم کے انعقاد پر ایس ای سی پی کا بھی شکریہ ادا کیا اور شرکت کے لیے وقت نکالنے پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔